

لاہور

تعلیمی صورتحال اور الیکشن 2013

پی پی 158



I-SAPS
Informing Policies. Reforming Practices

Institute of
Social and Policy Sciences

الف
اعلان | Alif
Ailaan

خواتین رائے دہندگان کی تعداد:

کل تعداد رائے دہندگان :

اگر ہم حلقہ کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں:

حلقہ میں موجود سرکاری سکولوں میں بہت سی بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور موجودہ سہولتوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ جس کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر ہے۔ اگر ارباب اختیار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھتے تو یہ صورتحال یقیناً مختلف ہوتی۔

پینے کا پانی:



پینے کے پانی سے
محروم سکولوں
کی تعداد

2

حلقہ میں 2 سکول ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔

بیت الخلاء کی سہولت:



لیٹرین کے
بغیر سکولوں کی
تعداد

0

حلقہ میں یہ سہولت موجود ہے

چار دیواری:



بغیر چار دیواری
کے سکولوں کی
تعداد

3

حلقہ میں 3 سکول ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔

بجلی کی سہولت:



بجلی کی سہولت سے
محروم سکولوں کی
تعداد

10

حلقہ میں 10 سکول ایسے ہیں جو بجلی کی سہولت سے محروم ہیں اور طلباء سخت گرمی میں بغیر کسی بجلی کی سہولت کے سکول میں پڑھتے ہیں جس سے ان کے سیکھنے کے عمل میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے، یہ لمحہ فکریہ ہے کہ مذکورہ تعداد کے گورنمنٹ سکولوں میں بجلی کی سہولت ہی نہیں مہیا کی گئی۔

تعلیمی معیار:

حلقہ کے مطابق تعلیمی معیار کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے یہ مشکل ہے کہ ہم ہر حلقے کے طلباء کے تعلیمی معیار کا تجزیہ کر سکیں تاہم ضلع کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار انتہائی نیچے ہے۔

33 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
33 فیصد بچے اردو
کا ایک جملہ بھی
نہیں پڑھ سکتے۔

اردو: ضلع میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بھی اتنا قابلِ فخر نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 33 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

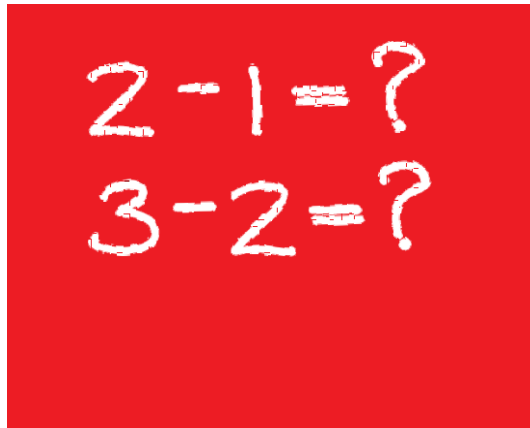
25 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
25 فیصد بچے
انگریزی کا ایک
لفظ بھی نہیں پڑھ
سکتے۔

انگریزی: انگریزی مضمون میں بھی صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 25 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

42 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
42 فیصد بچے
تفریق کا ایک
سوال بھی حل نہیں
کر سکتے۔

ریاضی: ریاضی کے مضمون میں بچوں کی تعلیمی حالت نہایت مایوس کن ہے تیسری کلاس کے 42 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ:

ضلع کا تعلیمی بجٹ کچھ اس طرح ہے۔

تنخواہوں کی مد میں دی جانے والی رقم
7.381 ارب

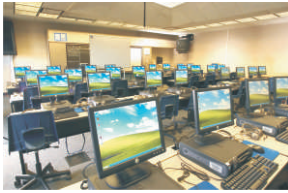
دیگر اشیا (الائونس و دیگر اخراجات)
31 کروڑ



ضلع کا تعلیمی

بجٹ

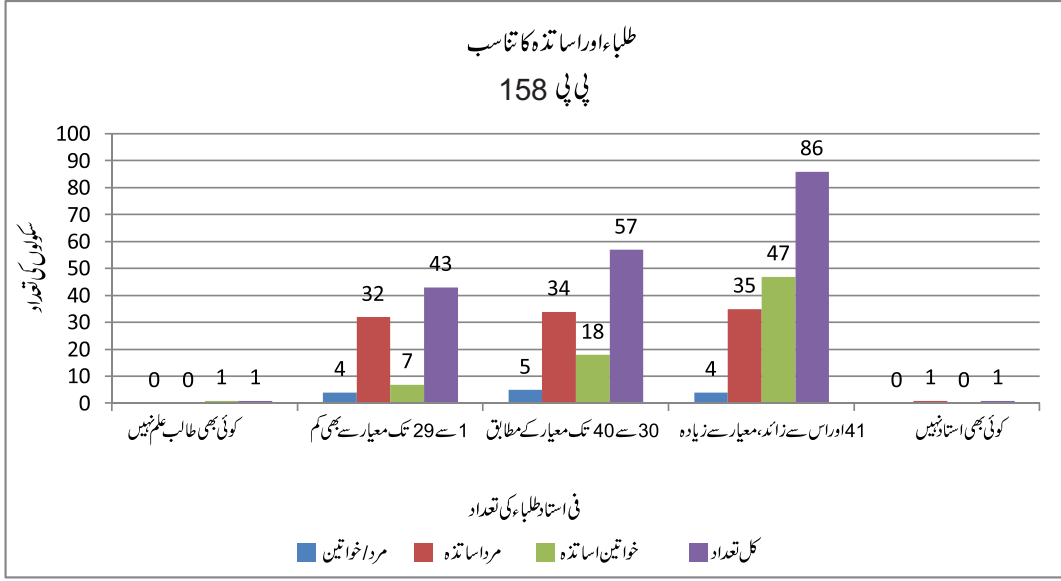
7.686 ارب



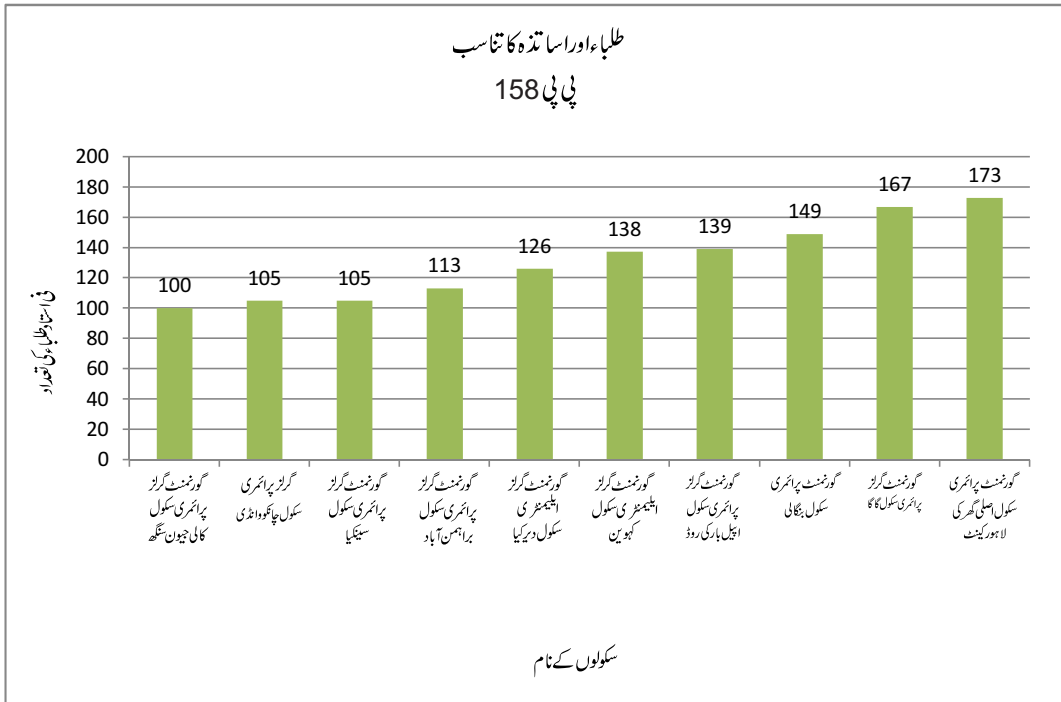
ضلع کے تعلیمی بجٹ میں ترقیاتی مد میں مختص کی جانے
والی رقم: 0.00 کروڑ

محکمہ تعلیم کو دی جانے والی صوبائی ترقیاتی فنڈ کی رقم:
72.4 کروڑ

اگر ہم ضلع کے تعلیمی بجٹ (2012-13) کا تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترقیاتی مد میں مختص ہونے والی رقم 0.00 ہے۔ جبکہ بجٹ کا زیادہ تر حصہ صرف تنخواہوں کی مد میں مختص کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مد میں دی جانے والی رقم صرف 72.4 کروڑ روپے تھی جو سکولوں میں بنیادی سہولتوں (بغیر پانی، بجلی کے بغیر، لیٹرین کے بغیر، چار دیواری کے بغیر، کھیل کے میدان کے بغیر سکول) کی فراہمی کے لئے انتہائی کم رقم ہے۔



اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ حلقہ میں 1 سکول ایسا ہے جہاں کوئی بھی اساتذہ موجود ہے لیکن طلباء کی تعداد صفر ہے۔ 86 سکول ایسے ہیں جہاں طلباء کی تعداد 41 سے زیادہ ہے اور 57 سکول ہیں جہاں طلباء کی تعداد 30 اور 49 کے درمیان ہے۔ جبکہ 43 سکول ایسے ہیں جہاں بچوں کی تعداد 1 سے لیکر 30 تک ہے۔



درجہ 10 سکول ایسے ہیں جہاں بچوں کی تعداد 100 سے لیکر 173 تک ہے۔ جبکہ وہاں اساتذہ صرف 1 ہے۔

رائے دہندگان: ہمارے بچوں کو تعلیم چاہیے

حلقہ میں 127984 رجسٹرڈ رائے دہندگان ہیں۔ ان میں خواتین ووٹر کی تعداد 58257 اور مرد ووٹر کی تعداد 69727 ہے۔ ووٹ کی اہمیت کو جانتے ہوئے اگر رائے دہندگان اپنے بچوں کی تعلیم کی بہتری کے لئے بڑھ کر آگے آئیں اور مطالبہ کریں ”ہمیں اپنے بچوں کے لئے تعلیم چاہیے“ تو ان کی آواز نہ صرف موثر ثابت ہوگی بلکہ وہ اپنے مطالبات کے لئے امیدواروں سے یہ وعدہ لے سکتے ہیں کہ وہ اقتدار میں آکر ”تعلیم ہر بچے کا حق ہے“ کو پورا کریں گے۔

تجزیوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تعلیم اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اگر اس رابطے کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افراد کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے عوامی نمائندگان سے اس بات کا عہد لیں کہ وہ حلقہ میں ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ اقدامات کریں گے۔





الف اعلان کی بنیاد اس لئے رکھی گئی ہے کہ ان سب پاکستانیوں کو اکٹھا کیا جائے اور باختیار بنایا جائے جو ملک کی تعلیمی ایمرجنسی کے خاتمے کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے اس قابل بنا سکیں کہ وہ نہ صرف اپنی انفرادی زندگی میں کامیابی سے ہمکنار ہوں بلکہ قومی زندگی میں بھی اہم کردار ادا کر سکیں۔

www.alifailaan.pk, info@alifailaan.pk



**Institute of
Social and Policy Sciences**

I-SAPS ایک قومی اور پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ادارہ ہے جو سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے۔ شعبہء تعلیم I-SAPS کا ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہء تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کے لیے مختص کئے جانے والے بجٹ اور اسکے استعمال، تعلیم کے لیے کی جانے والی قانون سازی، نئی تعلیمی شعبہ کا انتظام و انصرام وغیرہ شامل ہیں۔

مزید معلومات کے لئے:

فون نمبر: 111-739-739 | ای میل: main@i-saps.org | ویب سائٹ: www.i-saps.org